Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون ۴۴۹
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۴ ربیع الاوّل ۱۳۹۷ھ ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۶ہش ۲۳ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۴۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نماز اصل میں ربّ العزّۃ کے حضور ایک دُعا ہے

اِس دُعا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں ربّ العزّۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیّت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذّت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دُعا کرے کہ:۔

اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہیں سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلۂ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اِس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رِقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۲۱، صـ ۳۲۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ر تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

بیماری اور دواؤں کی وجہ سے ضعف ہے

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۳ر تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور ضعف کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد ودل کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ممبران شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس

۲۶ر فروری ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب نیز ۲۷ر فروری ۱۹۷۷ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے دار الضیافت ربوہ میں شوریٰ سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کے ضروری اجلاس منعقد ہوں گے۔ تمام ممبران ان میں شمولیت فرماویں۔ ممبران کرام کو الگ الگ اطلاع بھی بھجوادی گئی ہے۔

(سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ نظارت بہشتی مقبرہ)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۳ مارچ بروز جمعرات اپنی اپنی جماعتوں میں سرورِ کائنات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ اور اخلاقِ فاضلہ کے بیان کے لئے شایانِ شان جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۲۳ ر فروری ۱۹۷۷ء

ایک نورانی دعوت اور اسے رد کرنے کا ہولناک انجام

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سی قوموں، اُن کے عروج و زوال اور انجام کا ذکر کرکے بعد میں آنے والوں کو ان کے حالات اور انجام سے عبرت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن ان سب اقوام میں سے اس نے بنی اسرائیل کا ذکر سب سے زیادہ تفصیل سے کیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ افضال و انعامات کا وارث اللہ تعالیٰ نے اِنہیں کو بنایا تھا۔ شریعت اس نے ان کو عطا کی، حکومت سے انہیں نوازا اور پھر انہیں راہِ حق پر قائم رکھنے کی غرض سے پے در پے نبی ان میں مبعوث کئے اور اِس طرح انہیں ان کے اپنے زمانہ میں سب قوموں پر فضیلت بخشی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے افضال و انعامات یاد دلاتے ہوئے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴۸)

ترجمہ :۔ اے بنی اسرائیل! میرے اس احسان کو جو مَیں تم پر کرچکا ہوں یاد کرو اور (اس احسان کو بھی) کہ مَیں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو جیسی جیسی دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا وہ انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی یاد دلائیں جبکہ انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(المائدہ آیت ۲۱)

ترجمہ :۔ اے میری قوم! تم اللہ کے (اس) احسان کو یاد کرو جو اُس نے تم پر (اُس وقت) کیا تھا جب اس نے تم میں نبی مقرر کئے تھے اور تمہیں بادشاہ بنایا تھا اور تمہیں وہ کچھ دیا تھا جو دُنیا کی معلوم قوموں میں سے کسی کو نہیں دیا تھا۔

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے اور جو شریعت انہیں دی گئی تھی اُس پر کما حقّہ عمل پیرا ہوتے لیکن ہُوا یہ کہ وہ رفتہ رفتہ بگڑتے چلے گئے حتیٰ کہ بعد ازاں ان میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو اِس بات پر فخر کرنے لگے کہ وہ اہلِ کتاب ہیں اور اللہ نے انہیں تمام دوسری قوموں پر فضیلت بخشی ہے۔ یہ گھمنڈ انہیں لے ڈوبا۔ انہوں نے شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور دُنیا کی طرف ایسے جُھکے کہ خدا کو ہی بُھلا بیٹھے۔ ان کی زندگی کا ایک ہی مقصد رہ گیا کہ جائز اور ناجائز کی پرواہ کئے بغیر زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کریں اور خوب عیش و عشرت میں زندگی گزاریں۔ اِس پر طرّہ یہ تھا کہ اپنی ان تمام تر بداعمالیوں کے باوجود سمجھتے یہ تھے کہ چونکہ وہ خدا کے لاڈلے ہیں اِس لئے خدا اُن کے اِن تمام گناہوں کو بخش دے گا اور ان سے کوئی باز پُرس نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۷۰)

ترجمہ :۔ پہلے بنی اسرائیل کے بعد کچھ اَور (بنی اسرائیل) کھڑے ہو گئے جو بظاہر کتاب (موسیٰ) کے وارث ہیں لیکن (درحقیقت) اِس ورلی دُنیا کے اموال حاصل کرتے رہتے ہیں اور (لوگوں سے) کہتے ہیں اللہ ضرور ہمیں بخش دے گا۔ اور اگر ان کے پاس ویسا ہی کچھ اَور مال آجائے تو اسے بھی لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا ان سے (موسیٰ کی) کتاب میں یہ وعدہ نہیں لیا گیا تھا کہ اللہ کے متعلق صرف سچ بولا کریں۔ اور جو کچھ اس کتاب میں ہے وہ انہوں نے پڑھ لیا ہے اور (یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ) آخرت کا گھر متقیوں کے لئے اچھا ہے۔ کیا وہ یہ بات سمجھتے نہیں؟ (یعنی سب کچھ جاننے کے باوجود وہ یہ بات سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہیں)۔

ان کے اِس طرزِ عمل اور روش کا جو انجام ہُوا اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الاعراف آیت ۱۶۸)

ترجمہ :۔ اور (یاد کر) جب تیرے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ ان (یعنی یہود) پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مقرر کرے گا جو انہیں تکلیف دِہ عذاب دیتے چلے جائیں گے (پھر کیا ایسا ہی ہُوا یا نہیں ہُوا) تیرا رب یقیناً سزا دینے میں جلدی کرتا ہے اور وہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا (بھی) ہے۔

الغرض جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی اِن دینی اور دنیوی نعمتوں کی قدر کرنا ترک کر دیا جن سے اُس نے انہیں نوازا تھا اور اُلٹے اِس گھمنڈ میں مبتلا ہو گئے کہ وہ خدا کے منتخب اور لاڈلے بندے ہیں اور خدا ان کے کرتوتوں کی ان سے کوئی باز پُرس نہیں کرے گا اور ان کی بداعمالیوں کے باوجود محض اِس بنا پر انہیں بخش دے گا کہ وہ اہلِ کتاب ہیں اور اُس کے احکام کو زبانی طور پر برحق تسلیم کرتے ہیں تو اللہ کے رسولوں اور اس کی نازل کردہ کتاب پر زبانی ایمان ان کے کوئی کام نہ آیا اور خدا نے انہیں اِسی دُنیا میں ایسے رُسواکُن عذاب میں مبتلا کیا کہ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔

حقیقت یہی ہے کہ شریعت کا حامل ہونا ایک بہت بڑا اعزاز تو ہے لیکن یہ اعزاز اسی صورت میں رحمت کا باعث بن سکتا ہے کہ اِس شریعت پر دل و جان سے عمل کیا جائے، اپنی زندگیوں کو شرعی احکام کے سانچوں میں ڈھالا جائے۔ محض زبانی دعوئ ایمان اور محبّت کا زبانی اعلان خدا کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا بلکہ اگر وہ قوم جو آسمانی صحیفہ پر ایمان لانے کے بعد اس پر عمل نہ کرے اور اس کا عمل اس سے یکسر متضاد ہو تو یہ امر خدا کی ناراضگی اور اس کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل و مکمل اور تا قیامت قائم و دائم رہنے والی شریعت قرآن مجید میں دوسری نافرمان قوموں اور بالخصوص بنی اسرائیل کی اپنی اپنی شرائع سے بغاوت اور اس کے انجام کا ذکر اِس لئے کیا ہے کہ تا شریعتِ حقّہ اسلامیہ پر ایمان لانے والے ان سابقہ امّتوں کے انجام سے عبرت حاصل کریں قرآن مجید کو پسِ پُشت نہ ڈالیں بلکہ اس کے احکام پر کما حقّہ عمل پیرا ہو کر انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنیں۔

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب قرآنِ مجید کی عظمت کو دُنیا پر آشکار کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے، بنی اسرائیل کے انجام سے خبردار کرکے اپنے متبعین کے یہ امر بار بار ذہن نشین کرایا کہ وہ قرآنِ مجید کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہوں کسی ایک حکم کو بھی نہ ٹالیں ورنہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ٹھہریں گے۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:۔

"یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اُٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنّم میں گرایا جائے گا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔" (ازالۂ اوہام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفتاحِ کامیابی — دُعا

مکرم عبدالوہاب احمد صاحب شاہد احمدیہ مسلم مشنری ٹبورا۔ مشرقی افریقہ

دریا کے کنارے دامنِ کوہ میں ایک چھوٹی سی ربوہ نامی بستی جگمگ جگمگ کر رہی ہے۔ اس کی چمک بجلی کے قمقموں سے کہیں زیادہ ان نورانی چہروں سے ہے جو اس میں مکین ہیں۔ دسمبر ۱۹۷۶ء کے دوسرے ہفتے میں اس چمک دوبالا ہو گئی جیسے قمقموں میں بجلی کی رَو کے زیادہ آجانے کی وجہ سے روشنی دوچند ہو جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ مسیح محمدی کے فدائی دنیا کے کونے کونے سے نورانی شمعیں ہاتھوں میں لئے راستے کی ظلمتوں کو چیرتے ہوئے اللہ اور اسکے رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننے اور اپنے ایمانوں اور زیادہ جلا بخشنے کے لئے اس بستی میں وارد ہوئے تھے۔

امسال اگرچہ جلسہ میں شرکت کوئی آسان کام نہ تھا بے شمار کانٹے اور مشکلات راستے میں حائل تھیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے گئے حربہ کارگر کے سامنے کانٹے پھولوں کی سیج بن گئے اور مشکلات کے مہیب پہاڑ پاش پاش ہو کر رہ گئے اور شمعِ احمدیت کے پروانے تمام روکوں کو پھلانگتے ہوئے دیوانہ وار آن پہنچے۔ وہ کارگر حربہ اور وہ مفتاحِ کامیابی کیا ہے؟ اس مفتاح کا تعلق مادیات اور مادی سامانوں سے نہیں ہے بلکہ یہ خالصتہً روحانی چیز ہے جسے روحانی دنیا میں دعا سے موسوم کیا جاتا ہے

بازوئے قرب و وصل

دعا کیا ہے ایک قیمتی جوہر ہے یہ وہ موتی ہے جس کی قدر و قیمت جوہری ہی جانتے ہیں یہ وہ نور ہے جس سے نورانی وجود ہی آگاہ ہیں اور وہ جو اس کی وجہ سے آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر دکھ و تکلیف، ہر مشکل و مصیبت اور ہر مرض و بلا کی دوا دعا ہے۔ مریض جاں بلب کی حیاتِ نو کا پیام اور ہر غیر ممکن امر کو ممکن میں بدلنے کا واحد ذریعہ دعا ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

انحصارِ کامیابی

اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے شمع احمدیت کے پروانوں کو مہیب روکاوٹوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں نے اسے شدت محسوس کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی دعاؤں کو سنا اور جلسہ کو غیر معمولی کامیابی عطا کر کے یہ ثابت کر دیا کہ کامیابی کا انحصار محض ظاہری سامانوں پر نہیں بلکہ دعا پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا تو سارا دارومدار دعا پر ہے دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵)

"دعا بڑی دولت اور طاقت ہے ۔۔۔۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے"

(ایضاً صفحہ ۲۶۸)

"ہم نہ تلوار سے جیت سکتے اور نہ کسی قوت سے ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۳۸۶)

جنبش آیا پایۂ عرشِ عظیم

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کہ تمام روکاوٹوں اور مشکلات کو پھلانگتے ہوئے جلسہ پر آؤ سنتے ہی فرزندانِ احمدیت سجدہ ریز ہو گئے اور عجز و انکسار خشوع و خضوع اور تضرع سے یوں گویا ہوئے اے کامل قدرتوں کے مالک خدا تیرے آگے تو دنیا کی روکیں ہباءً منثورا ہیں مگر ہم عاجز و کمزور ہیں ان مشکلات شدیدہ کے پہاڑوں کو کیسے پھلانگ سکتے ہیں۔ ہم نے تو تیرے حکم "ادعونی" کے تحت اپنی جبینوں کو تیرے آستانہ پر جھکا دیا ہے اور سائلانہ ہاتھ پھیلائے ہوئے "استجب لکم" کا مژدہ سننے کے لئے بیقرار و مضطرب ہیں تا تیرے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ میں حاضر ہو کر اس سے وابستہ برکات سے متمتع ہو سکیں خاکپائے خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تضرعات نے پائے عرش کو ہلا دیا اور آسمانی آقا نے عرش عظیم سے "ذاتی قریب" کے الفاظ میں تسلی دی کہ میں نے تمہاری آہ و زاری کو سنا۔ میں قریب ہوں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے دنیا کی سب روکیں ہیچ و بے حقیقت ہیں۔ اس پیاری آواز کے کانوں میں پڑتے ہی دنیا کے کونے کونے سے شمع احمدیت کے پروانے مشکلات کے سربفلک پہاڑوں کو سر کرتے ہوئے بصد ذوق و شوق جلسہ میں شرکت کے لئے پہنچے اور یوں ایک دفعہ پھر دنیا نے دھڑکتے دلوں کی دعاؤں کی تاثیر کا زبردست جلوہ دیکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۵)

یقین سے پُر دل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ سالانہ کے متعلق کی گئی دعاؤں کے پیش نظر امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا دل اس یقین سے پُر تھا کہ اللہ کی قائم کردہ اس پیاری جماعت کے سپوت ہزارہا روکوں کے باوجود اپنے جذبۂ شوق و محبت کو سرد نہیں ہونے دیں گے وہ آئیں گے اور دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"جو جذبہ انہیں کشاں کشاں یہاں لے آتا تھا اس پر سفر کی سہولت یا عدم سہولت ہرگز اثر انداز نہیں ہو سکتی بلکہ دوران سفر انہیں جو تکلیف ہو گی وہ ان کے جذبۂ شوق و محبت میں اور زیادہ شدت پیدا کرنے کا موجب ہو گی یہ الگ بات ہے کہ کوئی جلد پہنچ جائے اور کوئی سفر کی دقتوں اور روکاوٹوں کے پیش نظر ذرا دیر سے پہنچے مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہرحال سب پہنچ جائیں گے"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۷۶ء)

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے مذکورہ بالا الفاظ کو بتمام و کمال پورا فرمایا اور فرزندانِ احمدیت نے پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنے مقدس جلسہ میں شامل ہو کر برکات سماوی سے وافر حصہ پایا اور اپنے اخلاص و محبت کا زندہ ثبوت دیا۔ حضور پُرنور فرماتے ہیں:۔

"امسال جلسہ سالانہ پر آنیوالوں کی راہ میں طرح طرح کی مشکلات اور رکاوٹیں حائل تھیں پھر بھی وہ غیر معمولی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ تشریف لائے اور ان کی راہ میں پھیلائے کانٹے روکاوٹ بننے کی بجائے ان کے قدموں میں اور زیادہ تیزی پیدا کرنے اور ان کے اخلاص و محبت کا ایک اور ثبوت بہم پہنچانے کا موجب بن گئے۔ الحمد للہ"

(الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۷۶ء)

مقناطیسی کشش

دنیائے حقیقت نے ہمیں یہی بتایا ہے کہ وہ قلعے جو تیغ و تفنگ تو کیا ایٹم بم سے بھی فتح نہیں کئے جا سکتے وہ فلک بوس پہاڑ جن کی چوٹیوں کو انسانی پاؤں سر نہیں کر سکتے ہاں وہ متلاطم سمندر جن کو عبور کرنے کے لئے کشتیاں اور جہاز بھی بے کار ثابت ہوتے ہیں۔ ان قلعوں کے فتح کرنے ان پہاڑوں پر کمند ڈالنے اور ایسے سمندروں کو عبور کرنے کا اگر کوئی قطعی اور یقینی ذریعہ ہے تو وہ صرف اور صرف دعا ہے۔

امام الزمان حضرت مسیح موعود

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ

اسلام کی بنیاد جن پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے اور جو شخص اس کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک فریضہ کا تارک، گنہگار اور مجرم ہے قرآن کریم میں بار بار یہ حکم وارد ہوا ہے اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو لامتناہی برکات اور انعامات اور فلاح اور کامیابی کی خوشخبری دی گئی ہے اور تارکین زکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ناراضگی اور غضب کا مورد ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے انصاری ثعلبہ نامی کا واقعہ مشہور ہے۔ سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثعلبہ نے دعا کی درخواست کی۔ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اسکی بکریوں میں بے حد اضافہ ہوا۔ تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثعلبہ کے پاس زکوٰۃ لینے کی غرض سے آدمی روانہ کئے لیکن اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ثعلبہ پر افسوس ہے۔ اس کے بعد اس کے بارہ میں قرآنی آیات نازل ہوئیں۔ ثعلبہ کو جب اسکی خبر ہوئی۔ تو وہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قبول نہ فرمایا اس کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور بالآخر حضرت عثمانؓ (جن کے عہد میں اس کا انتقال ہوا) کو زکوٰۃ پیش کرتا رہا لیکن ان میں کسی نے بھی یہ زکوٰۃ قبول نہ فرمائی۔ کس قدر عبرتناک واقعہ ہے۔

دوسرا واقعہ حضرت ابوبکرؓ کا تارکین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کرنے کا ہے جب حضرت عمرؓ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کر لی جب ان لوگوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا ہوا ہے تو پھر ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے جنگ کرنا کس طرح جائز ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ .... قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ضرور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا۔ ... تاریخ اسلام میں اس فریضہ کے سوا اور فریضہ کی عدم ادائیگی کی بناء پر جنگ ہونا ثابت نہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فریضہ کی ادائیگی اسلامی نظام کی عملی تکمیل کے لئے اشد ضروری ہے۔ ذیل میں زکوٰۃ کے بارہ میں ارشادات قرآنی و نبوی اور فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و مصلح الموعودؓ افادۂ قارئین کے لئے نہایت اختصار کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔

قرآن کریم اور زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ھُدًی وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى ھُدًى مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - (لقمان ع۱)

ترجمہ:۔ یہ اس کامل کتاب کی آیات ہیں جو بڑی حکمتوں والی ہے۔ اور محسنین کے لئے ہدایت اور رحمت کا موجب جو لوگ نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں۔ اور اخروی زندگی پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ ہدایت پر قائم ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ (ہر میدان میں) کامیاب و کامران ہوں گے۔

احادیث نبوی اور زکوٰۃ

ثعلبہ کا واقعہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ ماخالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ .. ... کہ جب بھی کسی مال میں اس کی زکوٰۃ (کا حصہ) ملا رہ جاتا ہے تو وہ حصہ زکوٰۃ اس تمام مال کو تباہ و برباد کر دیتا ہے مثلاً ایک شخص کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے جس کی زکوٰۃ ۲۵/- روپے بنتی ہے اگر وہ اس فریضہ کو ادا نہیں کرتا تو یہ ۲۵/- روپے اس کی باقی رقم ۹۷۵/- روپے کو بھی لے ڈوبیں گے ایک اور حدیث میں ہے کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے کڑے تھے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم اس مال کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ دونوں نے کہا نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اتحبان ان یسورکما اللہ بسوارین من النار ... کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں آگ کے کڑے پہنائے۔ انہوں نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔

(کشتی نوح ص۷۰)

نیز فرمایا۔ "اے وے لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے"

(الوصیت ص۲۰)

فرمودات سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

حضور فرماتے ہیں:۔

"..... اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کماتا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں ....."

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۲۳۱)

بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ جب چندے دے دیتے تو زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ چندے الگ ہیں اور زکوٰۃ ایک بالکل الگ چیز ہے۔ نیز زکوٰۃ کے مال پر زکوٰۃ دینے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا زکوٰۃ کی تقسیم صرف امام وقت کا حق ہے اگر کوئی صاحب زکوٰۃ میں سے کچھ رقم اپنے غریب اور محتاج رشتہ داروں میں تقسیم کرنا چاہیں۔ تو نظارت بیت المال کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے قبل از وقت منظوری حاصل کریں۔

نوٹ:۔ زکوٰۃ کے بارہ میں تفصیلی معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مطبوعہ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے مفت طلب فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ ۳)

مہدی معہود علیہ السلام دعا کی اس مقناطیسی کشش اور تاثیر کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے ..... دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے"

(بحوالہ الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کے اس قیمتی جوہر اور مؤثر ذریعہ سے کما حقہ استفادہ کرنے کی توفیق و سعادت سے ہمیشہ نوازتا رہے اللّٰہم آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۷۱

مَیں عظمت بی بی زوجہ محمد عیسٰی صاحب۔ قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۲۶۳ ای۔بی ضلع وہاڑی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے :-

۱۔ ایک بھینس موجودہ قیمت -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے
۳۔ حق مہر وصول شدہ ۳۲/۲۵ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عظمت بی بی زوجہ محمد عیسٰی صاحب چک ۲۶۳ ای۔بی ڈاکخانہ گگو ضلع وہاڑی۔
گواہ شد۔ سلطان احمد ولد ماسٹر جلیل الدین صاحب چک ۲۶۳۔
گواہ شد۔ محمود احمد (پسر موصیہ) چک ۲۶۳۔

مسل نمبر ۲۲۹۷۲

مَیں سلطان احمد ملک ولد ملک محمد احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ انجنیئر عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۵۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سلطان احمد ملک بولان روڈ صدر راولپنڈی۔
گواہ شد۔ قاضی محمد نذیر موصی نمبر ۱۱۸۳۰ راولپنڈی۔
گواہ شد۔ محمد امجد علی موصی نمبر ۷۱۸۹ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۲۹۷۳

مَیں ڈاکٹر نذیر احمد ولد چوہدری جمال الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ ڈاکٹر نذیر احمد نارووال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ نارووال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ مرزا لعل الدین ولد مرزا عمر الدین صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۹۷۴

مَیں شمس النساء زوجہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب قوم اٹیل پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی -/۶۰۰۰ روپے
۳۔ ایک پلاٹ سکنی رقبہ دس مرلہ واقع گجرات مالیتی -/۲۵۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شمس النساء زوجہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ نذیر احمد (خاوند موصیہ) نارووال۔
گواہ شد۔ محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ نارووال۔

مسل نمبر ۲۲۹۷۵

مَیں سلیم الدین احمد ولد مولوی ہاشم الدین احمد صاحب قوم شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۵۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سلیم الدین احمد معرفت یونائیٹڈ بنک سمال ٹون ڈویژن کراچی۔
گواہ شد۔ عبدالشکور اسلم وصیت نمبر ۱۵۰۱۴ کراچی۔
گواہ شد۔ چوہدری اعجاز احمد وصیت نمبر ۵۲۹۳ کراچی۔

مسل نمبر ۲۲۹۷۶

مَیں نصرت جہاں بنت غلام محمد صاحب قوم جھمٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک سکندر ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی بالیاں وزنی ۱/۲ ماشے مالیتی -/۲۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت جہاں بنت غلام محمد صاحب چک سکندر ضلع گجرات۔
گواہ شد۔ فضل دین ولد محمد صاحب مرحوم چک سکندر۔
گواہ شد۔ فضل کریم ولد عبدالعظیم صاحب مرحوم چک سکندر۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ابوالمبارک محمد عبداللہ صاحب پسرور آپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہو رہے ہیں۔ آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
۲۔ مکرم کرامت فاروق صاحب بہاولنگر لکھتے ہیں کہ ان کے بہنوئی مکرم نعیم الدین احمد صاحب کی انگلی تیل نکالنے والی مشین میں آکر کٹ گئی ہے۔
احباب ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

شفتل اور برسیم سے ہونے والے

اپھارہ

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہوجاتا ہے
اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے
جانوروں کی حفاظت کا رسالہ
۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۹۰۶/۹۰۷

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون ۹۰۶/۹۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی وفات پر

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ومقامی (انڈیا) کی تعزیتی قرارداد

"حضرت الحاج مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ بغرض تعلیم نوعمری میں ہی قادیان تشریف لائے اور مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد سالہا سال تک مدرسہ احمدیہ میں بطور مدرس خدمات سرانجام دیں اور پھر آپ مدرسہ احمدیہ میں ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ نے بطور جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ، قاضی سلسلہ ناظم دارالقضاء، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، ناظم سپلائی جلسہ سالانہ کے اہم عہدوں پر بڑی ہمت اور خوش اسلوبی سے کام کیا۔ بعض دفعہ سلسلہ کے مفاد کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں بھی اٹھائیں۔

تقسیم ملک کے بعد ۱۹ دسمبر ۱۹۴۷ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کو قادیان میں امیر مقامی اور پھر ۵ مارچ ۱۹۴۸ء کو ناظر اعلیٰ کے اہم کلیدی عہدوں پر فائز فرمایا جسے آپ نے آخر وقت تک نہایت ذمہ داری سے نبھایا۔ علاوہ ازیں آپ میونسپل کمیٹی کے سالہا سال تک ممبر اور ایک عرصہ تک پریذیڈنٹ رہے۔ تمام غیر مسلم بھی آپ کی قابلیت اور حسنِ انتظام کی داد دیتے رہے۔

حضرت مولانا صاحب رضی اللہ عنہ نے باوجود ضعیف العمری کے ناصرات کی اکثر بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ و باترجمہ پڑھا کر ختم کروایا۔ آپ کے طویل تجربہ پر مبنی اور شرع اسلام کے مطابق آپ کے حکیمانہ اور مدبرانہ مشوروں سے طبقۂ نسواں اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ومقامی اور نصرت گرلز سکول کی تنظیمات پوری طرح مستفید ہوتی رہی ہیں۔ ایک مشفق نگران کی حیثیت میں آپ ان سب کی بہبود کے لئے فکر مند رہتے۔ بچیوں کی شادیوں میں شرکت فرما کر انہیں مفید نصائح فرماتے اور اپنی دعاؤں سے رخصت کرتے۔ طبقۂ نسواں کی جائز مشکلات، شکایات کے ازالہ اور شکر رنجیوں کے رفع کرنے کے لئے جوکسی اور مستعدی دکھاتے اور دعاؤں سے بھی امداد فرماتے۔ درویشانہ ماحول میں آپ کا وجود بہت ہی بابرکت، پُرشفقت، دلداری اور ڈھارس دینے والا تھا۔ صاف دل، صاف گو اور یک رنگ بزرگ تھے۔ آپ کی وفات ہم سب ممبرات اور [illegible] سلسلہ کے لئے عظیم صدمہ ہے۔ جس سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو اپنے فضل سے پورا کرے اور مولانا صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں خاص مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہم سب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقع پر جملہ عہدیداران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ومقامی قادیان و ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان حضرت مولانا صاحب کے پسماندگان وجملہ اراکین کے غم میں شریک ہیں اور دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں"

سپاس تعزیت

میرے والد محترم حضرت ملک غلام فرید صاحب رضی اللہ عنہ ایم۔ اے کی وفات پر بزرگوں اور احباب جماعت نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ میرے ساتھ اور میرے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تعزیت کی اور پھر گھر تشریف لا کر اظہارِ ہمدردی فرمایا ہے میں اپنی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے تمام بزرگانِ سلسلہ، احباب اور دیگر بہن بھائیوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

میری صحت بھی ابھی پوری طرح سے بحال نہیں ہوئی میں اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور آئندہ ہر تکلیف اور دکھ سے محفوظ رکھے۔ میں انشاء اللہ فرداً فرداً سب کو جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ (ملک محمود احمد ۸ ٹمپل روڈ لاہور)

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کو سالانہ رپورٹ سال ۷۶-۱۹۷۵ء بذریعہ ڈاک بھجوا دی گئی ہے۔ ہر لجنہ اس کی قیمت ساڑھے آٹھ روپے چندہ کے ساتھ بھجوا دے نیز جس لجنہ کو نہ ملی ہو وہ خط لکھ کر منگوا لیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زعماء اعلیٰ / زعماء انصار اللہ کے سہ سالہ انتخابات

زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کی سہ سالہ میعاد ۳۱ فتح ۱۳۵۵ ہش / دسمبر ۱۹۷۶ء کو ختم ہو چکی ہے حسب قواعد یہ انتخابات امراء / صدر صاحبان کی صدارت میں ہوتے ہیں۔ تمام امراء / صدر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خط یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ حسب قواعد انتخاب کروا کے رپورٹ اپنی سفارش کے ساتھ صدر محترم مجلس انصار اللہ کی خدمت میں برائے منظوری بھجوا دیں۔ امراء / صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد اس کام کو مکمل کروا دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خریدارانِ الفرقان کے لئے ضروری اطلاع

ماہ فروری کا ماہنامہ الفرقان اپنے قیمتی اور ٹھوس مقالات کے ساتھ اپنی مقررہ تاریخ یعنی پندرہ فروری کو بذریعہ ڈاک جملہ خریداران کے نام ارسال کر دیا گیا ہے۔ جن دوستوں کا سالانہ چندہ ختم تھا اور ان کی طرف سے وی پی روکنے کی اطلاع بروقت نہ ملی تھی ان کے نام رسالہ وی پی کیا گیا ہے اطلاعاً گزارش ہے۔

رسالہ باقاعدہ پوری پڑتال سے پوسٹ کیا جاتا ہے اگر پھر بھی کسی دوست کو نہ ملے تو آخر ماہ تک خط لکھ کر دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔ بعد ازاں حسب قاعدہ رسالہ قیمتاً مل سکے گا۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجنپوری کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ جنوری کو بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام سعید الحسن رکھا گیا ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور صحت و تندرستی والی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (میاں افضال احمد ایڈیشنل معتمد ضلع کراچی)

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس

پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

گائے ★ بھینس

اور دیگر جانوروں کا خطرناک جان لیوا اپھارہ منٹوں میں غائب کرنے والی مجرب دوا جو جرمن دواؤں سے تیار کی جاتی ہے اور دیگر مویشیوں کے امراض کا رسالہ مفت منگوائیں۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

تصحیح

مجموعہ کلام "تقدیس افکار" پر تبصرہ الفضل مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۷۷ء میں شائع ہوا ہے اس میں مکرم فیض چنگوی صاحب کے گھر کا پتہ سہواً غلط شائع ہو گیا ہے۔ صحیح پتہ یہ ہے:۔
۸۲۴/۲ عزیز آباد کراچی ۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴